السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیالکوٹ سے حافظہ دریافت کرتے ہیں کہ جہنم کا عذاب محدودمدت کےلیے ہے مدت ختم ہونے کے بعد کیا جہنم کو ختم کر دیا جائے گا نیز ہم نے سنا ہے کہ شیطان (ابلیس) کو کسی ایسے اسم اعظم کا علم ہے جس کے ذریعے وہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر کے اسے جہنم سے آزاد کر دیں گے اور اسے جنت میں داخلہ مل جائے گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم جہنم کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ جہنم میں مدتوں پڑے رہیں گے ۔ (4/النساء : 23)

اس آیت کریمہ سے بعض لوگوں نے یہ مطلب کشید کرنے کی کوشش کی ہے کہ جہنم کا عذاب ایک محدودمدت تک کےلیے ہوگا کیاں کہ احقاب حقب کی جمع ہے جس کا معنی مدت دراز ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ مدتیں خواہ کتنی ہی طویل ہوں بالآخر وہ ختم ہوجائیں گی لیکن یہ خیال درست نہیں ہے کیوں کہ حقب کا معنی ہے درپے آنے والا طویل دورانیہ کہ ایک دور ختم ہونے کے بعد دوسرا شروع ہو جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ احقاب ایسے ادوار کےلیے بولا جائے گا جو مسلسل ایک دوسرے کے بعد آتے چلے جائیں اور کوئی دور بھی ایسا نہ ہو جس کے بعد دوسرا نہ آئے اس کے علاوہ جہنم خیال کہ اسے محدودمدت کےلیے باقی رہنا ہے قرآن کریم کے دیگر بیانات سے ٹکراتا ہے جن میں اہل جہنم کےلیے خلود (ہمیشگی) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر اس خلود کو مؤکد کرنے کےلیے ابد (ہمیشہ ہمیشہ) کے الفاظ بھی قرآن کریم نے استعمال فرمائے ہیں بلکہ ایک مقام پر تو یہ صراحت موجود ہے کہ وہ اہل جہنم چاہیں گے کہ جہنم سے نکل بھاگیں مگر وہ اس سے ہر گز نکلنے والے نہیں ہیں اور ان کےلیے قائم رہنے والا عذاب ہے ۔ (5/المائدہ : 37)

کیا ان تصریحات کے بعد بھی اس تصور کی گنجائش ہے کہ جہنم میں اللہ کے باغی ہمیشہ نہیں رہیں گے بلکہ کبھی نہ کبھی وہ اس سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ (العیاذ باللہ)

نیز شیطان (ابلیس) کے متعلق سوال میں جو مفروضہ قائم کیا گیا ہے کہ اسم اعظم کا علم ہے جس کے ذریعے وہ جہنم سے نکل جائے گا اور جنت میں داخلہ مل جائے گا اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو اس عالم رنگ و بو میں معرکہ حق وباطل ایک کھلنڈرے کا کھیل معلوم ہوتا ہے قرآن کریم میں کئی ایک مقامات پر اس بات کی صراحت موجود ہے کہ ابلیس اور اس کے پیروکار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو صرف قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دی ہے تاکہ اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے متعلق اپنے ارمان پورے کرے اور بس دراصل اس قسم کے مفروضے وہ لوگ قائم کرتے ہیں جو اپنے اندر شریعت پر عمل پیرا ہونے کی ہمت نہیں پاتے اس قسم کی طفل تسلیوں کے بل بوتے باغیانہ زندگی بسر کرتے ہیں بہر حال سوال میں ذکر کردہ دونوں باتیں عقل و نقل کے خلاف ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 457